شذرات

علمائے کرام کے بعض حلقوں میں کچھ عرصے سے "اتحاد بین المسلمین کی ضرورت" پر بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ اس ضرورت کی اہمیت اور افادیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ یہ مملکت جسے معرض وجود میں لانے والا سب سے بڑا محرک مسلمانوں کا دینی و ملی شعور تھا۔ اور جس کی اساس اسلامی اصول و مقاصد ہیں۔ نیز وہ ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے ترقی کی راہیں طے کرنا اور بین الاقوامی دنیا میں اپنا مقام پیدا کرنا چاہتی ہے، اس کے لئے اتحاد المسلمین اس کے استحکام و سالمیت کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔ مملکت پاکستان کے لئے وہ دن بڑا مبارک ہوگا، جب ہمارے علمائے کرام کی غالب اکثریت اتحاد المسلمین کی اس ضرورت کو کماحقہ تسلیم کرے گی۔ اور یہ ہمارے ملک کا اساسی اصول مان لیا جائے گا۔

اتحاد بین المسلمین کے خیال کو عمل میں لانے کے لئے سب سے پہلی شرط تو یہ ہے کہ مختلف مذاہب اسلامیہ کے بنیادی اصولوں پر سب کا اتفاق ہو۔ اور اس بارے میں تعبیرات میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں، ان کے متعلق باہم رواداری سے کام لیا جائے۔ اور انہیں معیار کفر و اسلام نہ بنایا جائے امت میں اختلافات کا ہونا فطری ہے۔ اور جماعت جب بہت بڑی ہو جاتی ہے، تو اس کے افراد میں مختلف زاویہ ہائے نظر لازماً وجود میں آتے ہیں۔ اس قسم کے مذہبی اختلافات کو ہمیں اس نظر سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جس نظر سے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے میں دیکھا تھا، یہ اختلافات ناگزیر ہیں ان کا وجود تسلیم کر کے ان کی باہمی شدت کو کم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے بعض مسلمان ملکوں میں جہاں کسی

دور میں حنفی، شافعی و حنبلی فقہی اختلافات بڑے شدید ہوتے تھے آج ان کے باہمی اختلافات کی خلیج اتنی کم ہو گئی ہے کہ فقہی مسائل میں ان سب کو یکساں مرجع و مصدر بنایا جاتا ہے، اور ایک لحاظ سے یہ اختلاف نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔

اتحاد بین المسلمین کی مفید تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دوسری شرط یہ ہے کہ یہ ملک جس کا نام پاکستان ہے، ملت پاکستانی کا وطن ہے، اور اس میں سب فرقوں کے مسلمان آباد ہیں۔ اب ان سب کو ایک متحد قوم بننا ہے۔ اور ایک قالب و یک روح ہو کر اس ملک کو معاشی، اجتماعی اور صنعتی ترقی کی اس راہ پر لے جانا ہے، جس پر گامزن ہوئے بغیر نہ یہ خارجی لحاظ سے محفوظ و مامون ہو سکے گا، اور نہ داخلی اعتبار سے اپنے عوام کو سکھ اور فارغ البالی دے سکے گا۔ اس ملک کو متحد ہونا ہے، اسے ترقی کرنا ہے۔ اور یہ اتحاد و ترقی اس کے وجود کے لوازمات میں سے ہیں ہمارے مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام کو یہ حقیقت واقعی تسلیم کرنا چاہیئے۔ اور باہمی اختلافات کو اس حد تک نہیں لے جانا چاہیئے کہ ان سے اس ملک کے اتحاد کو زد پہنچے، اور اس کی ترقی رک جائے۔ اسلام اور مسلمانوں کا مجموعی مفاد بہر حال فرقوں کے مفاد سے اولیٰ تر ہے۔ اور یہ بات ہم سب کے پیش نظر رہنی چاہیئے۔

اس سلسلے میں ایک اور عرض ہے، جو پہلے دن سے ماہنامہ "الرحیم" کے ان صفحات میں حضرات علماء کی خدمت میں کی جا رہی ہے، اس میں شک نہیں کہ اسلام دین و دنیا اور روحانیت و مادیت، دونوں پر جامع ہے، اور وہ سیاست کو دین سے جدا شے نہیں سمجھتا۔ لیکن ایک چیز ہے سیاست اپنے عمومی معنی میں، اور دوسری چیز ہے وہ سیاست جس کا تعلق الیکشن لڑنے لڑانے، ایجی ٹیشن کرانے اور مہمیں چلانے سے ہے جسے مختصراً جنرل سیاسی سرگرمیوں کا نام دیا جاتا ہے۔ اتحاد بین المسلمین کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے علمائے کرام اپنی مذہبی تنظیموں کی سطح سے اس قسم کی حزبی سیاسی سرگرمیوں سے دست کش ہو جائیں۔ کیونکہ ان کے ہوتے یہ مقصد کبھی حاصل نہیں ہو سکے گا جب مذہبی گروہ بندی اور حزبی سیاست باہم گڈمڈ ہو جائیں تو اتحاد بین المسلمین کا خواب ہمیشہ خواب ہی رہے گا۔ اور اس کی کبھی عملی تعبیر نہیں ہو سکے گی۔

ہم خلوص دل سے دعا کرتے ہیں کہ حضرات علمائے کرام بالخصوص اور ہمارے مذہبی طبقے بالعموم اتحاد بین المسلمین کی اس وقت جتنی شدید ضرورت، اور اس کی جس قدر اہمیت ہے، اسے سمجھیں، اور وہ ایسے مثبت اقدامات کریں کہ یہ آرزو جلد تکمیل پذیر ہو، اور ملت پاکستانی ایک بنیان مرصوص کی حیثیت اختیار کر لے۔ خدانخواستہ اگر علمائے کرام اتحاد بین المسلمین کو بروئے کار لانے میں قاصر رہے، تو اس مملکت میں تو یہ اتحاد ہو کر رہے گا ہی